پچاس آدمی کے قریب ہوں گے جو اسی طرح ہلاک ہو رہے ہیں اور خلق خدا کو راہِ راست سے پھیر رہے ہیں اور اس زمانہ میں ایسی باتوں کا وہ چرچا پھیل گیا ہے کہ پہلے زمانوں میں اس کی نظیر نہیں ملتی

الہامات کا اس زمانہ میں بہت چرچا ہے

ایک ہندو میرے پاس آیا اور بیان کیا کہ فلاں آدمی کی تبدیلی کی نسبت میں نے خواب دیکھی تھی پھر ویسے ہی ظہور میں آگئی تھی اور طاعون کی نسبت بھی پہلے ہی سے خواب دیکھی ہوئی تھی۔ میں نے اس کو جواب دیا کہ انہی باتوں نے ہی تجھے ہلاک کرنا ہے

ایسے ہی ایک چوہڑی اپنی خوابیں بیان کیا کرتی تھی جو اکثر سچی ہوا کرتی تھیں

ایسے ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ابوجہل کو بھی خوابیں آیا کرتی تھیں اور اکثر سچی نکل آتی تھیں[1]۔ ہر ایک اس فرق کو معلوم نہیں کرسکتا۔

کثرت ہو جاتی ہے جیسا کہ چشمۂ صافی سے پانی نکلتا ہے تو کچھ اور جگہوں پر پڑتا ہے۔ اس میں خواب دیکھنے والے کی کوئی خوبی اور نیکی کی نشانی نہیں

(بدر جلد ۶ نمبر ۴۰ صفحہ ۶ مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

---

[1] بدر سے۔

"غرض یہ کوئی قابل فخر امر نہیں اور افسوس ہے کہ لوگ اس سے ٹھوکر کھاتے ہیں اور سخت نقصان اُٹھاتے ہیں۔ ان لوگوں کے واسطے بہتر تھا کہ ان کو کوئی خواب نہ آتا اور یہ دھوکے میں پڑ کر تکبر نہ کرتے۔ وہ نہیں سمجھتے کہ ان خوابوں کی بناء پر اپنے آپ کو کچھ سمجھنے لگنا ان کے واسطے موجب ہلاکت ہے"

(بدر حوالہ مذکور)

سچی خوابوں پر نہ بھولو بلکہ اپنی حالت کو دیکھو

ایسی خوابوں وغیرہ پر اپنے آپ کو پاک صاف نہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ بلکہ اپنی عملی حالت کو پاک کرنا چاہیئے جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے قد افلح من تزکّٰی[۱] (ترجمہ) اپنی حالت کا بہت مطالعہ کرنا چاہیئے اور ایسی باتوں کی خواہش بھی نہیں کرنی چاہیئے۔ اگر تخم ریزی سے ہی انسان سمجھ لے کہ میں رسول ہوں تو ٹھوکر کھائیگا[ا] یہاں تو معاملہ ہی اَور ہے اور اس کے شرائط اور آثار بھی الگ ہیں۔ اس جگہ بڑی عقلمندی درکار ہے۔ بدر کی لڑائی سے پہلے ایک عورت نے خواب میں دیکھا کہ بکرے ذبح ہو رہے ہیں تو ابوجہل سُنکر کہنے لگا کہ ایک اَور نبیہ ہمارے گھر میں پیدا ہو گئی ہے۔

چاہیئے کہ انسان اپنی حالت کو دیکھے اور اپنے اس تعلق کو دیکھے جو وہ خدا تعالیٰ سے رکھتا ہے اور اپنے نفس کا مطالعہ کرے کہ کہانتک عملی حالت درست ہوئی ہے۔ یہ نہیں کہ مجھے سچی خواب آگئی ہے۔ یہ تو دنیا میں ہوتا ہی رہتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ فرعون کو بھی خواب آیا تھا اور حضرت یوسف علیہ السلام نے بھی بادشاہ وقت کے خواب کی تعبیر کی تھی۔ بہتیرے لوگ ہماری جماعت میں ایسے پائے جاتے ہیں جو بڑے بڑے الہامات لکھ کر بھیج دیتے ہیں۔ اور اپنی بڑی بڑی خوابیں اور رؤیا بیان کرتے ہیں اور اُن کی حالت دیکھ کر مجھے اندیشہ ہی رہتا ہے کہ کہیں ٹھوکر نہ کھاویں۔ ان کی نسبت تو سادہ طبع لوگ ہی اچھے ہوتے ہیں۔ غرض

[ا] بدر سے:۔ "جو شخص اپنی خوابوں کی طرف جاتا ہے وہ ٹھوکر کھا کر ہلاک ہو جائے گا۔ اس جگہ بہت عقلمندی درکار ہے۔ مجھے الٰہی بخش کی نسبت بھی ہمیشہ یہ کھٹکا تھا اور آخر وہی نتیجہ نکلا"

(بدر جلد ۶ نمبر ۴۰ صفحہ ۶ مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

[۱] الاعلیٰ : ۱۵